نعتِ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

پروفیسر محمد اکرام تائب

مجھے بات کرنے کا ہے جو قرینہ
یہ ہے سارا فیضانِ چشمِ مدینہ

یہی وِرد جاری لبوں پہ ہے میرے
مدینہ ، مدینہ ، مدینہ ، مدینہ

کوئی اپنا ہمسر نہ ہو گا جہاں میں
جو ساحل پہ پُہنچے گا اپنا سفینہ

نہیں آرزُو دل میں لعل و گُہر کی
لگا ہے مرے ہاتھ ایسا دفینہ

گراں تر ہے قریہ یہ کون و مکاں سے
کہیں دفن ہو گا نہ ایسا خزینہ

یہ خوشبو کلی کا مقدر کہاں تھی
بسا جو نہ ہوتا نبی کا پسینہ

یہی ہے اثاثہ مری زندگی کا
گزارا ہے تائبؔ یہاں جو مہینہ